## مدینۃ المسیح

حضرت فضل عمر کی صحت الحمدللہ اچھی ہے۔ حضور نے جمعہ پڑھایا۔ خطبہ انشاء اللہ چھپے گا +

۲۔ سید احمد نور مہاجر کی بیوی جو ایک صالحہ خاتون تھی فوت ہوگئی۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں +

۳۔ اس ہفتہ بہت سے مہمان آئے۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب انسپکٹر پولیس +

۴۔ ہر دو مدرسوں کے طلباء کو تاریخ مقررہ پر حاضر ہو جانا چاہیئے تاکہ انکی تعلیم کا حرج نہ ہو +

۵۔ ایک ورق درس کی نسبت احباب کی شکایت ہے کہ جلد کرانا مشکل ہے۔ لہذا سوموار کے اخبار میں ۲ ورق درس ہوگا۔ اور اس پرچے کے ساتھ درس نہیں +

## اخبار احمدیہ

۱۔ برادر عمر بخش صاحب احمدی گجرات سے اپنے لڑکے محمد عظیم کے جنازہ غائب کے لئے لکھتے ہیں +

۲۔ ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ سرکاری روپیہ تقاوی سود پر ملتا ہے کیا لے لیں۔ ربا یا سود ہر حالت میں ناجائز ہے

۳۔ کپورتھلہ سے ایک دوست اطلاع دیتے ہیں کہ منشی فضل حق صاحب احمدی نے اپنے گاؤں میں علی الاعلان بتانا شروع کیا ہے کہ یہ طاعون عذاب الہی ہے اور اس کا علاج مسیح موعود کے خدام میں داخل ہونا ہے لوگوں نے نماز تو شروع کردی ہے۔ ایک اور سکھوں کا گاؤں ہے جسمیں مسجد نہیں جب بیماری پڑی تو سکھوں نے خود مسجد تعمیر کرادی اور ملاں کو تاکید کی۔ کہ پانچ وقت اذان دے اور اعلان کیا کہ جو نماز میں کوتاہی کرے گا۔ گاؤں سے نکال دیا جائے گا +

۴۔ ملک شیر محمد صاحب نے اپنے گاؤں والوں کی مخالفت اور پھر بعض کو عبرت ناک الہی سزاؤں کا حال لکھا ہے ان فی ذالک لآیت للمتوسمین +

۵۔ برادر محمد حسین صاحب سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس لکھتے ہیں میرے پیارے آقا۔ میری جان مال۔ آبرو عزت سب کچھ حضور پر قربان! ابھی ابھی حضور کی تازہ تصنیف حقیقۃ النبوۃ کے مطالعہ سے فارغ ہوا ہوں۔ فالحمدللہ علی احسانہ کہ جس نے ہم کو ایسے بہمہ صفات موصوف وجمیع سردار کے سایۂ عاطفت میں رکھا ہے (مد اللہ ظلہ العالی) جو لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے عین مطابق اعداء کی دشنام دہی۔ درشت کلامی سب وشتم کا مدلل ومعقول ومسکت جواب بکمال نرمی ومتانت وسنجیدگی دیتا ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

# مختلف خبریں

**لنڈن-۵-اپریل-** برطانوی سٹیمر سٹی بریمن لینڈز انڈ کے قریب تارپیڈو کا نشانہ بنکر غرق ہو گیا- اہل عملہ میں سے چار ڈوب گئے-۱۳ بچ گئے- جو بمقام پن فرانس اُتارے گئے- ڈنمارک کا تار ہے کہ ٹریلبرگ اور ساسنز کے درمیان جہازی آمدورفت بند کردی گئی ہے- کیونکہ دو سٹیمر سرنگوں سے ٹکرا کر ڈوب گئے- اہل عملہ بچ گئے +

جرمن سٹیمر گریٹ میسوتھ سویڈن سے جرمنی کو آہنی دھات لاتا ہوا بالٹک میں ڈوب گیا- ۲۵- آدمی بھی غرق ہوئے- غالباً سرنگ سے ٹکرا گیا +

چھوٹا سا برطانوی گلاسگوئی سٹیمر اولیونی اور روسی جہاز ہیس چینل میں تارپیڈو کا نشانہ ہوئے- اہل عملہ بچ گئے +

میدان جنگ میں ۲۵- لاکھ اور اندرونی ملک میں $12\frac{1}{2}$ لاکھ فرنچ فوج موجود ہے- بلجیک اور برطانوی فوج کی اتنی ہی تعداد ہے جتنی جرمن فوج ان کے مقابل ہے اور فرنچ فوج کے مقابل صرف پندرہ لاکھ جرمن فوج مغربی محاذ پر ہے یعنی جرمنی کو مغرب میں دس لاکھ کی کمی پوری کرنا ہے- مگر انگلستان روس اور فرانس کے پاس جرمنی و آسٹریا کی نسبت کمکی افواج بھیجنے کے لئے دگنا ذخیرہ موجود ہے- برطانوی بیڑہ کا بحری محاصرہ جرمنی کا بتدریج بھرکس نکال رہا ہے- کئی بڑے بڑے افسر یہ کہنے لگے ہیں کہ جرمنی نے تاحال کوئی غلبہ حاصل نہیں کیا +

**بھائی پرمانند** ایم اے کی تاریخ ہند کو صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ نے قابل ضبطی قرار دیا ہے +

صوبہ برہما پر جنگ کا صرف یہ اثر ہوا کہ پچھلے مالی سال میں سرکار نے تعمیرات وغیرہ پر معمول سے ۳۰ لاکھ روپیہ کم صرف کیا- اور تقریباً اسی قدر رقم نئے سال میں کم صرف کی جائے گی +

ضلع انبالہ کے بندوبست کی تجدید کی تجویز درپیش ہے ضلع فیروزپور کا نیا بندوبست حال میں ختم ہوا ہے + پچھلے سال دو سال میں پنجاب کے دس اضلاع میں بندوبست کا کام جاری رہا- مگر ان میں سے اکثر ختم ہو چکے یا قریب الاختتام ہیں لہذا بتدریج وہی پرانا اصول مروج ہو جائے گا کہ ایک وقت چار ضلعوں میں بندوبست کا کام ہو +

**ترک شراب** شاہ معظم جارج پنجم نے حکم صادر فرمایا ہے کہ ۶- اپریل سے کسی طرح کی کوئی شراب حضور ممدوح کے محل میں استعمال نہ ہو +

**امریکن** سٹیمر گرین برائر بحر شمالی میں ڈوب گیا- عملہ جرمن ساحل پر پہنچ گیا +

**روسی ترکی بحری محاربہ** پیٹروگراڈ ۵- اپریل- روسی سرکاری بیان ہے کہ ہمارے بیڑہ نے کریمیا کے ساحل کے قریب پہلے سے (ترکی جرمن) جہازات گوبن اور برسلا کے ساتھ گولہ باری کا تبادلہ کیا- اور شام تک ان کا تعاقب بھی کیا- ہمارے ڈسٹرائروں کی اُن سے پھر رات کے وقت باسفورس سے ایک سو میل دور مٹ بھیڑ ہوگئی- مگر کردز سخت گولہ باری شروع کرکے بچکر نکل گئے ترکی محکمہ جنگ کروزر مجیدیہ کی غرقابی کو تسلیم کرتا ہے- وہ سرنگ بردار روسی جہازوں کا تعاقب کرتا ہوا اوڈیسہ کے قریب پہنچ گیا- اور ایک سرنگ سے ٹکرا گیا- اسکے اہل عملہ کو دوسرے ترکی جنگی جہازوں نے بچا لیا- اور پھر مجیدیہ کو بھی تارپیڈو چلا کر بالکل فنا کر دیا- تا کہ (ساحل کے قریب ہونیکی وجہ سے) روسی اسے نہ اتر لیں یا اس میں سے سامان نہ لیجا سکیں +

پارٹفلڈ سے بجانب شمال کارپیتھین میں از حد سرباز انہ لڑائی ہو رہی ہے وہاں ہم نے ۱۲ سو قیدی پکڑے- میزولابورکز اور ازوک کے علاقوں میں ہماری ترقی جاری ہے- اور ہم دو ہزار قیدی وہاں اور ایکہزار زرنووز سے بجانب شمال کے معرکہ میں پکڑ چکے ہیں +

**کوہاٹ تھل ریلوے** ریلوے لائن جکر کوٹ اور رائے سین کے مابین ۵۰ میل پر سخت سیلاب سے بہ گئی +

بقیہ مضمون صہ ۳

**ریویو آف ریلیجنز** کو شائع کیا تھا- اور یہ رسالہ مدت سے اس خدمت میں مصروف ہے- حال ہی میں پروفیسر عطاء الرحمن ایم اے راجشاہی کالج کے قلم سے زیر عنوان

احمد کا مقام سلسلہ انبیاء میں

چار نمبر اس شان کے ساتھ شائع ہوئے ہیں کہ آسٹریلیا سے محبی اخویم مسٹر فریزیل تحریر فرماتے ہیں:-

"ضرورت ہے کہ ایسے ہی مضامین شائع کئے جائیں"

اپنے آسٹریلوی بھائی کے تاکیدی ارشاد پر ہم سلسلہ عالیہ کے انگریزی دان احباب کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے ریویو کیطرف خصوصیت سے توجہ کریں اور ایڈیٹر کا ہاتھ بٹائیں اتنے بڑے سلسلہ اور اسقدر قابل لوگوں کی موجودگی کے باوجود ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایڈیٹر کو تمام مضامین (سوائے حسن اتفاق کے) خود ہی لکھنے پڑتے ہیں- پھر حضرت اقدس کا ارشاد تھا کہ کم از کم دس ہزار خریدار ہو مگر یہاں یہ حالت ہے کہ اشاعت ہزار سے بھی بہت کم ہے +

ریویو کے بعد جس ہوشیار اور نہایت قابلیت سے اڈٹ کئے ہوئے رسالہ کیطرف ہم قوم کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں وہ تشحیذ الاذہان ہے خدا تعالیٰ ہمارے بھائی قاضی اکمل صاحب کے علم میں برکت دے انھوں نے اس رسالہ کو اُسی حیثیت میں رکھا ہے جس کا یہ مستحق تھا- یہ وہ پودا ہے جسے الفضل کیطرح مگر اس سے بہت پہلے آئندہ سریر خلافت پر متمکن ہونیوالے صاحبزادہ محمود احمد کے مبارک ہاتھوں نے لگایا تھا- جس محنت اور جانفشانی جس قابلیت اور اہلیت سے اس رسالہ کو آجکل چلایا جا رہا ہے وہ خراج تحسین قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتے +

اپنے اخبارات و رسائل کا مختصر ذکر کرنے کے بعد ہم قوم کے اہل علم کو انکی قلمی امداد اور اہل ثروت کو مالی اعانت کیطرف متوجہ کرتے ہیں- اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اخبارات و رسائل کو ہمیشہ اسبات کی توفیق دے کہ وہ قوم کو صحیح راستہ دکھانے کی کوشش کرتے رہیں- اور ہمارے اخبارات میں احمد نبی اللہ کا درجہ ہمیشہ وہی پیش کیا جاتا رہے جو خدا نے انھیں دیا ہے- ہمارے اخبارات و رسائل میں ہمیشہ حق و ہدایت و نور کی باتیں ہوں- آمین ثم آمین +

سلہ چنانچہ سال رواں میں جنوری کا رسالہ ان تمام اعتراضات کے جوابات کا حامل ہے جو غیر احمدیوں کیطرف سے حضرت اقدس مسیح موعود پر علماء کیطرف سے کئے گئے- (۲) فروری کے رسالہ میں ثبوت احمدیہ ایسی مدلل مفصل اور جامع بحث ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اپریل کے رسالہ میں النبوۃ فی الاسلام کی تمہید کا مسکت جواب ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم ---- نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

# الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱- اپریل ۱۹۱۵ء

# پریس ایک طاقت ہے

## اس کا غلط استعمال مضر ہے

## احمدی پریس

مہذب ممالک میں اخبارات ملک کی زبان اور رعایا کے جذبات کے صحیح ترجمان خیال کئے جاتے ہیں کسی ایک معاملہ پر پبلک کو متفق کرنا اور ساری قوم کو کسی اہم اور وقیع امر کیطرف متوجہ کرنا قومی اخبارات کا فرض اور ملکی جرائد کا منصب ہوتا ہے +

آج اگر یورپ ایک عالمگیر جنگ میں مبتلا ہے۔ آج اگر دُنیا میں قومیت کا دریا اس زور سے موجزن ہے جسکی نظیر اس سے قبل نہیں ملتی۔ آج اگر ہر ایک قوم اپنے جان و مال کو ملک و وطن کی خاطر قربان کرنے اور اپنے ننگ و ناموس کو قائم رکھنے کے لئے مرمٹنے پر تیار ہے تو یہ اخبارات کے وطن پرست مضامین اور ولولہ انگیز تحریرات کا نتیجہ ہے +

ہم دیکھتے ہیں کہ اخبارات بسا اوقات غلطیوں کا ارتکاب بھی کرتے اور جو مقدس فرض انکے سپرد ہے اُسکی ادائگی میں کوتاہی نہیں بلکہ جرم کے مرتکب ہوتے ہیں چنانچہ جرمن اخبارات نے آغاز جنگ سے قبل جو رویہ اختیار کر رکھا تھا اور جس طرح حریت پسند انگلستان کے خلاف جرمن قوم کو اکساتے رہتے تھے اُس کا نتیجہ آج ۱۸ لاکھ فرزندان جرمنی کی تباہی و بربادی کی صورت میں نمودار ہو چکا ہے اور خدا معلوم آیندہ ابھی اس بدقسمت ملک کو اور کیا کیا قربانی کرنی پڑیگی چھوٹے سرویا کے اخبارات نے ترکوں پر فتح پاکر وہ رویہ اختیار کیا اور اس طرح آسٹریا کی حکومت کے خلاف لب کشائی شروع کی کہ فرانس جوزف کی حکومت کو انذار حرب حوالہ کرتے وقت ایک اور بہانہ ہاتھ آگیا اور جب آتش جنگ مشتعل ہوئی تو اس چھوٹی سی ریاست کو ۱۸ اقصبات کا پیوست زمین ہونا اور ۱۵۰ میل کے زرخیز رقبہ کی تباہی و بربادی کا رنجدہ منظر دیکھنا پڑا +

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک طرف تو مغربی دُنیا کے بعض متعصب اخبارات نے ترکوں کی نسبت یہ لکھنا شروع کر دیا کہ ترک ایک لٹیروں کا گروہ تھا جو باسفورس کے کنارے پر قابض ہو گیا اور غلطی سے اُسے گورنمنٹ کا خطاب دیدیا گیا۔ اور دوسری طرف غلطی خوردہ کوتاہ اندیش ترکی اخبارات نے بے پر کی ہانکنی شروع کر دی کہ قیصر ولیم مسلمان ہو گئے ہیں۔ اور حضرت اسلام پناہ حاجی محمد ولیم معہ اپنے حرم کے استنبول آتے ہیں انکے ساتھ سات انگریزی گرفتار شدہ ڈریڈناٹ ہیں وغیرہ وغیرہ اس جھوٹ کا اثر یہ ہوا کہ غریب ترکی قوم تباہی کی بھٹی میں گری اور سختی سے جل رہی ہے اور ممکن نہیں کہ جلدی واقعات اصل حالت میں اسکے سامنے آسکیں لیکن باایں ہمہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اخبارات قوموں کے جذبات کی انگیخت کا آلہ ملک کے نفع و نقصان کا سامان مہیا کرنے کا ایک ضروری ذریعہ ہیں +

جس قوم و ملک کا پریس عمدہ ہاتھوں اور قابل دماغوں کے زیر ہدایت کام کرے وہ قوم و ملک یقیناً بام ترقی پر پہنچکر رہے گا۔ اور جس قوم کو اپنے جراید اپنے اخبارات اور اپنے رسائل کی قدر و منزلت ہو اور وہ سطحی جذبات اور انتہا پسند خیالات کو دور اندیشی و اعتدال کی زبردست طاقت سے مغلوب بھی کرے وہ لازماً شاہراہ ترقی پر گامزن ہوگی اور ع ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد کی مصداق ہو کر رہے گی +

اخبارات کو اگر بلحاظ مضامین عمل تقسیم کے نیچے لایا جائے تو ہم انہیں ذیل کے تین عنوانوں کے ماتحت لاسکتے ہیں +

(۱) سیاسی اخبارات
(۲) مذہبی اخبارات
(۳) علمی اخبارات

اب جس قسم کے اخبارات کیطرف ہم نے محولہ بالا سطور میں اشارہ کیا ہے وہ قسم اول یعنے سیاسی اخبارات کی شق میں داخل ہیں۔ اور بحیثیت ایک مذہبی جماعت ہمیں ان سیاسی اخبارات سے چنداں سروکار نہیں۔ کیونکہ ہماری سیاسیات صرف اسی حد تک محدود ہیں کہ حکومت وقت کا ہر مفید کام میں ہاتھ بٹائیں اور اطاعت کے عصا کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ پس اس حوالہ سے ہماری غرض صرف اسقدر تھی کہ قوموں کی قسمت پر آج اخبارات بھی ایک بہت بڑا اثر رکھتے ہیں اور جو قوم اسوقت اپنے اخبارات و رسائل نہیں رکھتی اور جس کا پریس کمزور و سُست ہے یا جو کم توجگی سے پریس کی طاقت بڑھانے میں تساہل سے کام لیتی ہے وہ اپنی ترقی میں آپ ہارج ہے +

احمدی قوم خدا تعالےٰ کے فضل سے زندہ قوم اور کام کرنیوالی مذہبی جماعت ہے اس جماعت کے مقدس بانی نے انکی ترقی کے لئے جو ضروری سامان مہیا کئے اور جنکو اپنی تعلیم کی اشاعت کا آلہ ٹھہرایا وہ سلسلہ عالیہ کے اخبارات و رسائل ہیں +

**الحکم** سلسلہ کا قدیم ترین اخبار مگر اسوقت کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ ضرورت ہے کہ شیخ یعقوب علی صاحب اسے پھر جوان کر دکھائیں +

**بدر** یادش بخیر۔ اسوقت مرحوم بدر ہے جن حالات کے ماتحت وہ بند ہوا۔ اور بند ہے۔ اُنکی نسبت ہمیں رنج ضرور ہے لیکن ع رموز مملکت خویش خسرواں دانند کہنے اور گورنمنٹ عالیہ کے ترحم و تلطف سے خوش آیند امید رکھنے کے سوا احسان مند احمدی قوم کچھ نہیں کہہ سکتی +

انکے بعد فضل عمر کی توجہ کے باعث الفضل کا وجود باوجود عدم سے ہستی میں آیا۔ اور جو خدمت اس نوخیز مگر ہوشیار اخبار نے فضل الٰہی اور حضرت اولوالعزم فضل عمر کی توجہ سے کی ہے وہ اپنی شہادت آپ ہے الفضل نے مالی نقصان اُٹھا کر قوم کو فائدہ پہنچایا اور راہ حق دکھایا ہے +

اخبارات کے ضمن میں ہم اگر **الحق** کی مفید خدمات کا ذکر اور اسکے قابل قدر کاموں کا حوالہ نہ دیں تو ہم اپنے فرض منصبی میں قاصر رہینگے پھر نور کا کام سکھوں میں ہے

اخبارات سلسلہ کا ذکر کرنیکے بعد اب ہم اُس ضروری امر کیطرف متوجہ ہوتے ہیں جو ہمارے اس موجودہ مضمون کا اصل محرک ہے +

کون نہیں جانتا کہ حضرت مسیح موعود نے بلاد غربیہ میں اپنے سلسلہ کی اشاعت اور اپنے دعاوی کی تبلیغ کیلئے

# ایک استفسار کا جواب

جو

"حضرت خلیفۃ ثانی نے دیا"

**استفسار:** بقول آپکے اگر کوئی خاص شخص اتباع قرآن کریم سے بروزی نبوت کے درجہ کو حاصل کرے۔ اور جزوی طور پر نبی ہو جائے۔ تو ایک دوسرا شخص جو اگرچہ از روئے قرآن مجید کامل الایمان اور پکا مسلمان ہے تاہم آپکے مجوزہ یا اعلان شدہ نبی کے حق میں کوئی خاص رائے نہیں رکھتا۔ مخالف یا موالف۔ تو اس دوسرے شخص کے حق میں آپکا کیا عقیدہ ہے۔ جبکہ اس شخص کا انحصار بھی اس شریعت کاملہ پر ہے جس پر کہ آپ کے بروزی نبی کا خیال کیا جاتا ہے بقول آپکے نیز ایک جزوی نبی اور کامل نبی میں کیا فرق ہے ؟

**جواب** - مکرم - السلام علیکم - آپکا خط ملا - آپکے سوال پر تعجب ہوا - جناب فرماتے ہیں کہ ایک شخص بروزی نبی کا انکار کرے اور پھر کامل الایمان اور پکا مسلمان بھی ہو تو اسکی نسبت میرا کیا فتویٰ ہے ؟

اول تو کسی کو میرے فتوے سے غیر احمدی ہو کر کوئی تعلق ہی نہیں - کیونکہ میں اسے کچھ ہی سمجھوں - اس کے ایمان پر اسکا کیا اثر پڑ سکتا ہے دنیا میں فساد کی جڑ یہی ہے - کہ لوگ اپنے متعلق دوسروں سے فتویٰ پوچھتے جاتے ہیں حالانکہ انسان اپنے نفس کا بہتر مفتی ہے -

سوال یہ ہونا چاہیئے کہ صداقت کس کے ساتھ ہے جو حق پر ہو - اسکی بات تسلیم کرنی چاہیئے نہ کہ حق کی طرف - تب توجہ کیجائے - جبکہ حق کے ماننے والے دوسروں کو راستباز بھی سمجھتے ہوں - اور اگر وہ غلطی پر خیال کرتے ہوں - تو حق کو ترک کر دیا جائے -

اسلام نے ساری دنیا کو کافر کہکر پھر سب کو اپنی طرف بلایا اور کسی کا حق نہ تھا کہ مسلمانوں سے یہ پوچھتا کہ تم مجھے راستی پر خیال کرتے ہو یا باطل پر۔ اگر باطل پر خیال کرتے ہو تو میں تمہاری بات کی طرف کیوں غور کروں - اور اگر حق کے تسلیم کرنے کے لئے یہ امر ضروری ہوتا تو کوئی شخص بھی اسلام نہ لاتا کیونکہ اسلام نے اپنے سوائے سب مذاہب کو حق و باطل کا مجموعہ قرار دیا ہے -

آپکے سوال کو کھولا نہیں مگر میں اصل مطلب کو سمجھتا ہوں آپ برائے مہربانی بجائے اس امر کی تحقیق کے کہ میں آپکو کیا خیال کرتا ہوں - اس امر پر غور کریں کہ میں جو کچھ کہتا ہوں - وہ درست ہے یا غلط -

مرزا صاحب کا دعویٰ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے اس کو سُن کر کسی کا اسپر غور نہ کرنا ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی اسکے دل میں قدر نہیں - گورنمنٹ کے نام پر جھوٹا اعلان ہو جائے تو لوگ کس شوق سے اسے پڑھتے ہیں پس گو ایک شخص کو بعد میں آپکا دعویٰ غلط ہی معلوم ہو - اس کا اول فرض یہی ہے کہ اسپر غور اور تحقیق کرے - اور اگر کسی نے غور اور تحقیق کیا ہے تو ضرور ہے کہ یا مرزا صاحب کو اپنے دعویٰ میں صادق کہے یا کاذب اگر صادق سمجھے تو آپکے ساتھ تعلق پیدا کرنا ضروری ہے اور اگر کاذب سمجھے تو پھر بھی وہ اپنا فتوےٰ اپنے دل سے پوچھے کہ مکذب کو کیا کہنا چاہیئے - اور اگر اس نے تحقیق کی ہی نہیں تو پھر بھی وہ اس الزام کے نیچے ہے کہ اس نے ایسے بڑے دعویٰ کو سن کر تحقیق کیوں نہ کی - غرضیکہ معاملہ صاف ہے اور اس میں کوئی پیچیدگی نہیں -

کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کامل الایمان اور پکا مسلمان ہو - اور قرآن کریم کے سب احکام کا پابند ہو اور پھر خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت کا قائل بھی نہ ہو - ایک بروزی نبی کو کچھ بھی نہ سمجھو - پھر بھی خدا کی طرف سے ایک ہدایت تو ہے - اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فاما یاتینکم منی ھدیً فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون - والذین کفروا وکذبوا بایتنا اولئک اصحب النار ھم فیھا خالدون (پ ۶ع۳)

پس ہدایت الٰہی کا انکار کرتے ہوئے یہ کہنا کہ ایک شخص پکا مسلمان ہو کسطرح جائز ہے - قرآن کریم میں ہے کونوا مع الصادقین - پھر جو شخص خدا کے بھیجے ہوئے نبی اور رسول اور ہادی کا گو وہ کوئی نئی شریعت نہ لایا ہو گو اسکی نبوت چشمہ محمدی سے نکلی ہوئی ہو - انکار کرتا ہے یا یہ کہ اسکے ساتھ اپنے آپکو وابستہ نہیں کرتا - وہ قرآن کریم کے حکم کونوا مع الصادقین کے ہوتے ہوئے پھر قرآن کریم کا فرمانبردار اپنے آپکو کب کہہ سکتا ہے - اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو حکم وعدل اور امام قرار دیتے ہیں اور ایک شخص اسکے حکم کو نہیں مانتا - اسکی اقتدا نہیں کرتا - تو وہ اپنے آپکو احکام خاتم النبیین کا مطیع کیونکر کہہ سکتا ہے - پس کامل الایمان اور پکے مسلمان کا تو سوال ہی نہ رہا -

میں مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بروزی ظلی نبی تو مانتا ہوں یعنے یہ کہ آپ کوئی نئی شریعت نہیں لائے اور یہ کہ آپکے سب کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا نتیجہ تھے اور آپکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور کامل اتباع کا فخر تھا - اور آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر اتم تھے - لیکن میرا یہ عقیدہ نہیں کہ آپ ناقص نبی تھے - آپکی نبوت ناقص نہ تھی - ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے ذریعہ تھی - اور قرآن کریم میں جہاں نبیوں کے منکرین کا ذکر آیا ہے وہاں یہ شرط نہیں ہے کہ یہ حکم تشریعی یا بلا واسطہ نبوت پانے والوں کے متعلق ہے - پس جس کو خدا اور اسکا رسول نبی کہیں - میں تو اسکے مخالفین کو قرآن کریم کے فتوے کا مستحق سمجھتا ہوں -

میں بالآخر پھر آپکو نصیحت کرتا ہوں - کہ یہ سوال کرنا ہی غلط ہے کہ آپ ہمیں کیا خیال کرتے ہیں - بلکہ اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ ہم کیا کہتے ہیں اور اس میں کہاں تک صداقت ہے اگر وہ صداقت ہو - تو اسے قبول کیا جائے

خاکسار مرزا محمود احمد

---

## ایک ضروری بات

یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم جہاں غیر احمدیوں کیلئے مسلمان کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے مراد صاحب پیشگوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسمی و رسمی ہوتی ہے کیونکہ آخر وہ نہ تو ہندو ہیں نہ عیسائی نہ بدھ - کلمہ پڑھتے ہیں اور قرآن شریف پر عمل کے مدعی ضرور ہیں کہ ہم انہیں اسی نام سے پکاریں جس کا وہ اپنے آپکو مستحق سمجھتے ہیں - یہودیوں کیلئے الذین ھادوا قرآن مجید میں آتا ہے اور عیسائیوں کے لئے نصاریٰ اور بعض اوقات عیسائی اور موسائی بھی کہہ لیا جاتا ہے حالانکہ وہ نہ ہدایت یافتہ نہ حضرت عیسیٰ و حضرت موسیٰ کے متبعین ہیں - پس مسلمان کا لقب بلحاظ قوم ہے اور شرعی فتویٰ جو کسی نبی کے انکار سے لازم آتا ہے وہ اور بات ہے خود معترضین ان لوگوں کو جو احمدیوں کو کافر کہتے ہیں کافر سمجھتے ہیں مگر باینہمہ ان مکفر مدعیان اسلام کا دوسرے مدعیان اسلام سے کوئی الگ نام نہیں رکھتے بلکہ گفتگو یا تحریر میں سب کو بلاتمیز مسلمان ہی کہتے ہیں - فتدبروا +

# مکتوبات امام الزمان

## بنام ڈاکٹر عبد الحکیم خان

"تمام جماعت احمدیہ کو لازم ہے کہ ان خطوط کو بہت غور سے مطالعہ کریں کیونکہ پیغامی فتنہ درصل یہی فتنہ ہے۔ جس کی تردید میں خود حضرت امام الزمان نے قلم اٹھایا۔ میں انشاء اللہ کسی وقت ان نوٹوں کا جو ڈاکٹر عبد الحکیم خان نے ان خطوط پر دیئے ہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے دیگر صاحبان پیغام کی تحریروں کا مقابلہ کر کے دکھاؤنگا۔ کہ کسطرح یہ لوگ ان خیالات میں باہم متحد ہیں"۔

### پہلا مکتوب

خانصاحب! آپکا خط میںنے بہت افسوس سے پڑھا۔ اس خط کے پڑھنے سے صرف یہی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ آپ ہمارے اس سلسلہ سے خارج ہیں۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ دین اسلام سے بھی منہ پھیرتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ہر ایک شخص جو یہود اور نصاریٰ اور دوسری قوموں سے اللہ پر ایمان لائے اور اپنے طور پر نیک عمل کرے تو نجات پانے کے لئے یہی عمل اسکے لئے کافی ہے اگر ان آیات کے یہی معنے ہیں تو گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی غلطی کی کہ دین اسلام کی دعوت کے لئے زمین میں خون کی نہریں چلا دیں۔ کیا یہودی آپکے قول کے موافق اللہ پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ یا تمام عیسائی عیسیٰ پرستی میں ہی غرق تھے خدا نے تو صاف فرما دیا ہے ان الدین عند اللّٰہ الاسلام ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخاسرین۔ یعنے دین اسلام ہی ہے اور جو شخص بجز اسلام کے کسی اور دین کا خواہاں ہے وہ مردود ہے۔ مگر آپ کے قول کے موافق مومن بننے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا شرط نہیں ہے۔ اگر ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے مگر اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتا ہو۔ وہ نجات یافتہ ہے یہ عقیدہ ایک سخت گمراہ سید احمد خان کا تھا۔ جس کا آخری مقولہ یہ تھا۔ کہ اگر عیسے کو کوئی خدا بھی کہے تب بھی کوئی حرج نہیں عیسائی بھی ایسے ہی نجات یافتہ ہیں جیسے مسلمان۔ بلکہ بقول اسکے دہریہ بت پرست سب نجات یافتہ ہیں۔ اور نبیوں کی دعوت بالکل فضول۔ اور آپنے جو میری جماعت پر تہمت لگائی ہے کہ وہ ایسے ہی بے عمل ہیں جیسے دوسرے یہ آپنے سخت ظلم کیا۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ ہماری تھوڑی سی جماعت میں ہزارہا ایسے آدمی موجود ہیں جو متقی اور نیک طبع اور خدا تعالیٰ پر پختہ ایمان رکھتے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں یاد رہے کہ یہ جو ہمنے دوسرے مدعیان اسلام سے قطع تعلق کیا ہے۔ اوّل تو یہ خدا تعالےٰ کے حکم سے تھا۔ نہ اپنی طرف سے اور دوسرے وہ لوگ ریا پرستی اور طرح طرح کی خرابیوں میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور انکو انکی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا یا اُن سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈالدیں۔ جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ اسی وجہ سی ہماری جماعت کسی طرح اُن سے تعلق نہیں رکھ سکتی۔ اور نہ ہمیں ایسے تعلق کی حاجت ہے چونکہ آپ محض نام سے ہماری جماعت میں داخل ہوئے تھے اور حقیقت سے سراسر بے خبر اسلئے آپکو نہ یہ معلوم ہے کہ ایمان کسکو کہتے ہیں اور اللہ کس کا نام ہے اور نہ یہ خبر کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے اسلئے آپکو سخت لغزش آئی اور لغزش بھی ایسی کہ ارتداد تک پہنچ گئے۔ لیکن اللہ تعالی کو کسی کی پرواہ نہیں کہ ایک مرتد ہو جائے تو اسکی عوض میں ہزار انسان آئیگا آپکا خط اخبار میں شائع کرنے کے لائق نہیں بلکہ ایک ایک حرف اسکا رد کرنے کے لائق ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے سلسلہ سے ایسا مخالف ہے جیسا کہ روح القدس کا مخالف اور آپنے جو الہام ذکر کئے ہیں یہ سب شیطانی ہیں اور آپکو خدا تعالےٰ سے ڈرنا چاہیئے اور جلد توبہ کرنا چاہیئے کہ موت کا کچھ بھی اعتبار نہیں۔ اور خدا کے سلسلہ ...... کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ بجز اسکے کہ اپنا خاتمہ بد کرلیں اور نامرادی کی موت سے مریں اور آپکا یہ کہنا کہ فطرتی ایمان کافی ہے نشانوں کی ضرورت نہیں۔ آپکو یاد رہے کہ فطرتی ایمان ایک معنتی چیز ہے جب تک اسکو نشانوں سے قوت نہ ملے

خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

(۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خانصاحب! آپکا عنایت نامہ مجھکو ملا افسوس کہ آپ دو غلطیوں میں مبتلا ہیں (۱) اول یہ کہ آپ عیسائیوں وغیرہ کو باوجود اسکے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکذب ہوں۔ ناجی یعنے نجات یافتہ خیال فرار دیتے ہیں۔ اسصورت میں آپکے نزدیک کسی مسلمان کا عیسائی ہو جانا کوئی گناہ کی بات نہیں کیونکہ وہاں بھی نجات موجود ہے اور پھر عیسائی ہونے کی حالت میں عیسائیوں کے مذہب کے موافق شراب پینا اور دوسرے طریق فسق وفجور اختیار کرنا آپکے نزدیک سب روا ہیں۔ پھر گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام جد جہد اور اسقدر ہنگامہ کہ زمین خون سے بھر گئی تھی وہ آپ کے نزدیک سب غلطیاں تھیں یہ تو وہی ناپاک اصول ہیں جسپر سید احمد خاں کی موت ہوئی۔ کیونکہ آخری عقیدہ ان کا جو اس دنیا سے لے گئے۔ یہی تھا کہ جیسا کہ ایک مسلمان خدا کو واحد لاشریک جاننے والا نجات پائے گا۔ ایسا ہی ایک عیسائی خدا کو تین کہنے والا نجات پائے گا۔ اس صورت میں تو آپ عیسائی مذہب کے بڑے ممد ومعاون ہیں۔ اور یہ سب لوگ آپ کے بھائی ہیں گویا آپکے نزدیک نعوذ باللہ خدا نے یہ جھوٹ بولا ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخاسرین۔ یعنے جو شخص بغیر دین اسلام کے کسی اور دین کو اختیار کریگا تو ہرگز وہ دین اس سے قبول نہیں کیا جائیگا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں میں سے ہو گا۔ اور پھر اللہ تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔ یعنے ان کو کہدے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ اب ظاہر ہے کہ عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتے بلکہ گالیاں دیتے ہیں۔ پس آپکے اصول کے موافق لازم آتا ہے کہ دشمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ناجی ہیں۔ ماسوا اسکے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ مگر آپکے نزدیک مرتد ہونا نجات سے محروم نہیں رکھتا۔ غرض آپکی حالت سخت خطرناک ہے معلوم نہیں اس کا کیا نتیجہ ہے۔

پھر باوجود اس مخالفت کے آپ کہتے ہیں کہ میں آپکے مسیح موعود ہونے کا مصدق ہوں[1] یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو آپ مصدق بھی ہیں۔ اور ایک طرف آپ ان تمام تعلیموں کے مخالف ہیں جو خدا تعالیٰ کی خاص وحی سے میرے پر ظاہر ہوتی ہیں۔ تمام نبی وصیت کرتے آئے ہیں۔ جو

[1] اب بھی یہ لوگ باوجود عقاید باطلہ کے کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں۔

مسیح موعود کے احکام کو دل سے قبول کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی نصیحت کی ہے۔ اور مسیح موعود کا نام حکم رکھا ہے مگر آپ بات بات میں مخالفت اور مقابلہ سے پیش آتے ہیں کیا یہی تصدیق ہے۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ صرف ایک حکیم مولوی نور الدین صاحب اس جماعت میں عملی رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ دوسرے ایسے اور ایسے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ آپ اس افترا کا کیا خدا تعالیٰ کو جواب دینگے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں۔ اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ اور باتیں سننے کے وقت اسقدر روتے ہیں کہ انکے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزارہا بعیت کنندوں میں اسقدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیروان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے۔ ہزارہا درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں اور ...... اُن کے چہرہ پر صحابہ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ ہاں شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنی فطرتی نقص کی وجہ سے صلاحیت میں کم رہا ہو تو وہ شاذ و نادر میں داخل ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دست بردار ہو جاؤ تو وہ .. .. .. دست بردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں پھر بھی میں ہمیشہ ان کو اور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سُناتا مگر دل میں خوش ہوں آپ کی یہ تمام حجاب باعث دُوری اور بُعد کے سبب ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ تین ماہ کی رخصت لے کر آجاؤ کیونکہ موت کا اعتبار نہیں ایسا نہ ہو کہ محجوب ہونے کی حالت میں موت آجائے۔ اور اپنے الہامات سے دھوکہ مت کھاؤ ایسے الہامات ایک مشرک اور ہندو کو بھی ہو سکتے ہیں بلکہ میں نے ہوتے دیکھے ہیں۔

خاکسار مرزا غلام احمدؐ از قادیان

(۳) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

خانصاحب! آپ کا خط پہنچا۔ میں چند ہفتہ سے بیمار ہوں۔ اور بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ مجھ مباحثات کے لئے سر میں قوت نہیں۔ ہر ایک شخص اپنے عمل سے پوچھا جائے گا مجھے آپ کی اس تحریر سے بہت افسوس ہُوا کہ آپنے لکھا ہے کہ گویا مولوی عبد الکریم صاحب کی نسبت قطعی طور پر صحت پانے کے لئے خبر تھی وہ غلط نکلی۔ جس حالت میں اور لوگ طرح طرح کے میرے پر افترا کرتے ہیں۔ اگر آپنے یہ افترا کیا تو محل افسوس نہیں ہر ایک کو معلوم ہے کہ جو کچھ مولوی صاحب مرحوم کی نسبت الہام کے ذریعہ سے معلوم ہُوا وہ انکی موت تھی۔ چنانچہ بار بار اُن کے انجام کی نسبت اخبارات میں یہ الہام چھپوائے گئے۔ ان المنایا لا تطیش سہامہا یعنی موت کے تیر نہیں ٹلیں گے۔ بہرم موت ہے۔ پھر الہام ہُوا کفن میں لپیٹا گیا۔ پھر الہام ہُوا۔ سینتالیس برس کی عمر۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چنانچہ پورے سینتالیس برس کی عمر میں فوت ہو گئے۔ ہاں ایک خواب میں میں نے دیکھا کہ ان کو مرض سے صحت ہو گئی اور میں نے سورۃ فاتحہ ان کے سر پر پڑھی ہے۔ پس درحقیقت وہ اصل مرض سے صحت یاب ہو چکے تھے اور ذات الجنب سے ان کا انتقال ہوا اور اسی بارے میں مرزا یعقوب بیگ صاحب نے انکی نسبت اخبار البدر میں شایع کیا اور وہی انکے معالج تھے۔ آپ کا یہ مقولہ شوخی اور جرأت سے خالی نہیں کہ ایسا الہام کیوں شایع کیا۔ اس سے معلوم ہُوا کہ آپکی فطرت میں شوخی اور گستاخی حد سے بڑھ گئی ہے اور اپنے تئیں کچھ خیال کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم نے ہمیشہ کیلئے آپسے قطع تعلق کر دیا۔ اگر یہ صریح صریح الہامات موت کے مولوی صاحب کی نسبت نہ ہوتے تب بھی آپ کا حق نہیں تھا کہ اعتراض کرتے۔ آپ تو اپنی بدقسمتی کی وجہ سے محض بیگانہ اور بے خبر ہیں۔ اور اس جگہ دس ہزار سے زیادہ نشان خدا تعالیٰ کے ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور ایسا کوئی مہینہ نہیں جسمیں کوئی نشان ظاہر نہیں ہوتا۔ پس یہ امر حق کے طالبوں پر مشتبہ نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک دشمن نامراد مریگا اور ہر ایک منکر ناکام مریگا۔ پہلے نبیوں کے وقت میں بھی بعض بدقسمت مرتد ہو جاتے تھے۔ اگر میرے زمانہ میں بھی کوئی یہودا اسکریوطی پیدا ہو جائے۔ تو وہ خدا کے سلسلہ کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا یہ بات بھی صحیح نہیں ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ وغیرہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نسبت مطمئن نہ ہو سکے وہ نجات پائیں گے۔ اگر یہی بات تھی۔ تو یہود و نصاریٰ سے مقابلہ بیکار تھا۔ کیونکہ وہ لوگ اپنی دانست میں اپنے مذہب کو اچھا خیال کرتے تھے۔ اسلام کی سچائی کی نسبت وہ اپنے خیال میں مطمئن نہیں تھے۔ پس بقول آپکے اس سے لازم آتا ہے کہ وہ سب ناجی تھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آنا ہی بے فائدہ تھا۔ ماسوا اس کے اگر یہی حق بات ہے کہ جس یہود و نصاریٰ کو اسلام پر تسلی نہ ہو وہ نجات یافتہ ہیں تو کیا وجہ ایسا شخص نجات نہیں پائیگا کہ مسلمانوں میں پیدا تو ہو مگر اسلام پر اس کو یقین حاصل نہیں ہُوا۔ اُس کے مساوی ہو گا ۔

اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہزارہا آدمی جو میری جماعت میں شامل نہیں۔ کیا راستبازوں سے خالی ہیں تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال بھی کر لینا چاہیئے کہ وہ ہزارہا یہود اور نصاریٰ جو اسلام نہیں لائے کیا وہ راستبازوں سے خالی تھے۔ بہر حال جبکہ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہونچتی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اب میں ایک شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزاروں تاریکیوں میں مبتلا ہے۔ خدا کے حکم کو چھوڑ دوں۔ اس سے سہل تر یہ بات ہے کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت میں سے خارج کر دیا جائے۔ اس لئے میں آج کی تاریخ سے آپ کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہوں۔ ہاں اگر کسی وقت صریح الفاظ سے آپ اپنی توبہ شایع کریں۔ اور اس خبیث عقیدہ[۲] سے باز آجائیں تو رحمت الٰہی کا دروازہ کھلا ہے۔ وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں۔ ان کو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے۔ جس کا دل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے۔

والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار میرزا غلام احمدؐ از قادیان

---

۵ نبوت کا دعوےٰ فرمایا۔ سوچو ۔

۲ آج ہمیں اسی عقیدہ پر پھر ملزم کیا جاتا ہے ۔

# دعوت الی الخیر

## ماریشس کے مخلصین

"خدا تعالیٰ جب کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو خود ہی اسکے سامان کردیتا ہے جب کسی باغ کو سرسبز رکھنا چاہتا ہے تو خود ہی اسکا باغبان بنجاتا ہے اور آسمان سے خشک زمین کو سیراب کرنیوالا پانی نازل فرماتا ہے۔ ہمارے احباب جانتے ہیں کہ آج سے ایک سال قبل احمدیہ خیالات کے کالموں میں ماریشس کا ذکر تک بھی نہ آتا تھا۔ لیکن اب خدا نے خود وہاں ایسے سامان پیدا کردیئے کہ جنکی روسے افریقہ کے اس جزیرہ کی بلندیوں پر احمدیت کا سفید جھنڈا لہرا رہا ہے اور آج تک متعدد احباب بیعت کرچکے ہیں۔ اگرچہ اس زمین میں باطل کے پرستاروں نے حق پرستوں کو حسب عادت ایذا دینا شروع کردیا ہے۔ مگر حکمت الٰہی ملاحظہ ہو کہ آنیوالے لوگ صرف احمدی ہی نہیں بلکہ خلافت کے قائل اور دامن محمود سے وابستہ ہونیوالے احمدی ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم تازہ ڈاک سے کچھ اقتباسات دیتے ہیں اور اپنی جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ وہاں کی دور افتادہ مگر مخلص جماعت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ اور مبلغ ماریشس صوفی غلام محمد صاحب کی کامیابی کے لئے درگاہ رب العلمین میں التجا کریں ٭

برادرم سلطان غوث حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں لکھتے ہیں۔" ایڈیٹر

(انگریزی سے ترجمہ کیا گیا)

حضور والا! السلام علیکم۔ میں انجمن ترقی اسلام کیلئے پانچ روپیہ کا منی آرڈر بھیجتا ہوں۔ امید ہے کہ حضور اس حقیر رقم کو قبول فرمادینگے۔ میں اس رقم کو اس مقدس دین کی اشاعت کے لئے بھیجتا ہوں جسکو ہمارے پیارے نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دُنیا میں لائے تھے اور جسکی بہترین تشریح اس صدی میں حضور کے مقدس باپ مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے ٭

گزشتہ ڈاک میں مَیں نے حضور سے درخواست کی تھی کہ مجھے حضور اپنے گلّے میں شامل کرلیں اور میری بیعت منظور کرکے مجھے مسیح موعود کی جماعت میں شامل کرلیں میں امید کرتا ہوں کہ یہ خط حضور کو پہنچا ہوگا (خط پہنچا قبولیت بیعت کا خط لکھ دیا گیا ہے۔ ایڈیٹر) میرے دوست اور بھائی جنکو میرے مذہب سے اتفاق ہے اور جو میرا ساتھ دے رہے ہیں ان کو یہاں طرح طرح کی ایذائیں دی جارہی ہیں۔ حضور اللہ تعالےٰ سے دُعا کریں کہ وہ ہماری مدد کرے اور ہماری مشکلات کو حل کرے۔ آمین۔ ہم کو بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم کو کوئی آزاد لیڈر ملجائے۔ خدا کرے کہ یہ ہماری خواہش پوری ہو مبلغ جو ہمارے جزیرہ کے لئے مقرر ہوئے ہیں ابھی تک نہیں پہنچے۔ ہم کو یہاں اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے کوئی شخص ہم سے راہ و رسم رکھنا پسند نہیں کرتا۔ اور کسی شخص کو ہمارے ساتھ بات کرنیکی بھی اجازت نہیں دیجاتی۔ لیکن ہمارا خدا بڑا خدا ہے ٭ پیارے آقا آپ ہمیں راستہ دکھائیے اور مجھے ہمارے بڑے مذہب کی مزید تعلیم سے آشنا کیجئے۔ اللہ آپکی کوششوں میں برکت دے اور ان کو کامیابی کا تاج پہنائے۔ اگر مسیح موعود کی سوانح کی کوئی جلد بھیجی جائے تو یہ مجھ پر بڑا احسان ہوگا۔ والسلام میں ہوں میرے آقا۔ حضور کا نہایت تابعدار

خادم ایم اے سلطان غوث

---

**نوٹ**۔ اس ایذا رسانی اور مخالفت کی خبر خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح کو ایک رؤیا کے ذریعہ قبل از وقت دیدی حضور نے دیکھا کہ جزیرہ کے ساحل پر سانپ پھن اُٹھائے کھڑے ہیں ٭

برادرم سلطان غوث اور انکے چچا میاں جی سبحان خدا کے فضل سے ایمان میں بہت ترقی کر رہے ہیں۔ برادرم موصوف کا یہ جملہ اُنکے قلب کی حالت کا انکشاف کرتا ہے اور ان کے اس عزم کا پتہ دیتا ہے جس کا وہ اپنے ایک سابقہ خط میں اظہار کرچکے ہیں انھوں نے لکھا تھا "ہم تیار ہیں کہ حق کی حمایت میں آخر دم تک جنگ کریں اور خواہ ہم کو کمر تک خون کے اندر کھڑا ہونا پڑے ہم ہرگز ہتھیار نہ رکھینگے انشاء اللہ ٭

---

عالیجناب مسٹر نوردیاہ ایڈیٹر ریویو دی اسلامک (فرنچ) اور ہیڈ ماسٹر اسکول روز ہل تحریر فرماتے ہیں:-

(انگریزی سے ترجمہ کیا گیا)

بحضور اقدس حضرت خلیفۃ المسیح۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خواجہ صاحب نے مجھے ایک رسالہ بھیجا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کا وہ رسالہ جسمیں انھوں نے القول الفصل پر اعتراض کئے ہیں اور چند اور رسائل وصول ہوئے یہ سب رسائل بغرض تقسیم میرے پاس بھیجے گئے ہیں مَیں نے مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ اور القول الفصل دونو کو بڑے غور و خوض سے مطالعہ کیا۔ لیکن مجھے آپکے دلائل سے تسلّی اور طمانیت حاصل ہوئی مَیں نے مولوی محمد علی صاحب کی لکھا ہے کہ وہ اور جن کے وہ امیر قوم بنے ہوئے ہیں سب کے سب آپکا شرف بیعت حاصل کریں اور سب ملکر کام کریں۔ لفظ بروز کی تشریح میں اختلاف ہونا کوئی بڑی بات نہیں جیسے علیحدہ کام کرنے کا بہانہ بنایا جاتا ہے۔ وہ آپسے علیحدہ مباحثہ کرکے فیصلہ کرسکتے ہیں مَیں نے ان کو اچھی طرح ذہن نشین کرادیا ہے کہ جس طرح وہ علیحدہ ہوگئے ہیں اسی طرح انکی دیکھا دیکھی چند اور لوگ بھی کھڑے ہوسکتے ہیں اور اس طرح ایک تیسری جماعت کا پیدا ہوجانا بھی ممکنات سے ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ایسی جماعت خود مختار ہوگی خدا اس سے محفوظ رکھے۔

آپ چند عالم بزرگوں کو خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کے پاس بھیجیں کہ وہ ان کو علیحدہ طور پر سمجھائیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اب بحث مباحثے ختم ہو جائیں گے ٭

مولوی غلام محمد صاحب ہنوز ماریشس نہیں پہنچے ٭

آپ القول الفصل کی چند جلدیں میاں جی سبحان رجب علی صاحب کو بھیجیں۔ یہ صاحب فونکس Phoenix

میں رہتے ہیں۔ غریب آدمی ہیں قلیل گذران ہے اور مسٹر سلطان غوث کے چچا ہیں +

حضور کچھ کتب عربی ہز ہائینس سلطان سید علی بن سید عمر تا مٹومیڈ اغاسکر کو بھیجیں۔ یہ ایک عالم شخص ہیں +

میں قادیان چندہ بھیجنا چاہتا ہوں لیکن حضور مطلع فرمائیں کہ ہر ایک احمدی کو تنخواہ کا کونسا حصہ دینا پڑتا ہے

جملہ احمدی برادران کی خدمت میں السلام علیکم +

حضور کا خادم نوردیاہ

اس خط کا ترجمہ درج کرنے کے ساتھ ہی ہم یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ مسٹر نوردیا کو سلسلہ عالیہ کے ساتھ مدت سے دلچسپی تھی۔ مگر اُنکے معلومات محدود اور تعلقات بہت کم تھے۔ انجمن ترقی اسلام کے صیغہ خط وکتابت کے ذریعہ اُنکے معلومات میں اضافہ ہُوا۔ اور حضرت فضل عمر کی دُعاؤں نے اُن کو احمدیت کا اعلان کرنے پر آمادہ کیا۔ انھوں نے کمال عالی حوصلگی سے انجمن اخوت الاسلام ماریشس کی صدارت سے استعفا دیا۔ اور مخالفت کے باوجود ایمان میں آگے آگے قدم بڑھا رہے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں انکی اور انکے اہل خانہ و بڑی لڑکی کی درخواستہائے بیعت مندرج ہیں احباب انکی استقامت کے لئے دُعا فرماویں +

بخدمت اقدس حضور خلیفۃ المسیح

مجھے قوی دلائل کے بعد یقین ہو گیا ہے کہ جناب مرزا صاحب کا مشن خدا کیطرف سے ہے۔ لہذا میں حضور کی جماعت میں داخل ہونا چاہتا ہوں حضور عاجز کی بیعت قبول فرماویں۔ حضور کا خادم نوردیاہ ہیڈ ماسٹر روز ہل

(۱) میرے چار بچے ہیں (سارا۔ رشید۔ ادریس احمد رضا عائشہ) میری بیوی اور بڑا بچہ بھی اعلان بیعت کرتے ہیں +

(۲) میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتی ہوں۔ حضور میری بیعت قبول فرماویں

خادمہ۔ رضیہ نوردیاہ

(۳) میں بھی اس سلسلہ عالیہ میں داخل ہونا چاہتی ہوں۔ میری عمر آٹھ سال ہے +

سارا۔ نوردیاہ

## ضرورت ہے

ماریشس کی لائبریری کے لئے حضرت اقدس کی عربی کتب خصوصیت سے درکار ہیں۔ جو دوست اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ ایسی کتب سکرٹری انجمن ترقی اسلام قادیان کے پاس بھیجدیں +

## نومبائعین

| نام | ضلع |
| --- | --- |
| میاں شیرا صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| میاں بھو صاحب | ״ |
| محمد یسین صاحب | ضلع ہزارہ |
| فقیر محمد صاحب | ״ |
| منشی خان صاحب | ضلع ہوشیار پور |
| والد ״ | ״ |
| اہلیہ ״ | ״ |
| دختر ״ | ״ |
| محمد حسین صاحب | ״ |
| ولی محمد صاحب | ״ |
| علی محمد صاحب | ״ |
| عبدالستار صاحب | ״ |
| عبدالحق صاحب | ״ |
| اہلیہ ״ ״ | ״ |
| دختر ״ ״ | ״ |
| مبارک علی شاہ صاحب | ״ |
| اہلیہ صاحبہ سراج الدین | ضلع سیالکوٹ |
| سردار محمد صاحب | ״ گوجرانوالہ |
| اہلیہ نظام الدین صاحب | ״ ״ |
| خیر محمد صاحب | ״ سیالکوٹ |
| اہلیہ ״ ״ | ״ ״ |
| نبی محمد صاحب | ״ ״ |
| انوار حسین صاحب | ضلع جہلم |
| فیروز الدین صاحب | ״ گوجرانوالہ |
| پہلوان صاحب | ״ جھنگ |
| سردار علی خان صاحب رسالدار | کپورتھلہ |

## تازہ خبریں

**برطانوی بری نقصانات** اوائل فروری تک ایک لاکھ چار ہزار کی تعداد تک پہنچے اور بحری بیس ہزار تک۔ بحری نقصانات میں کلھم کو ہلاک یا غرق شدہ سمجھنا چاہیئے۔ بری نقصانات میں سے ۸۰ ہزار مجروح و اسیر ہوئے۔ قتل یا زخموں سے فوت صرف ۲۰ ہزار ہوئے۔ مجروحین میں سے ۸۰ فیصدی شفایاب ہو گئے پس چھ ماہ میں خالص نقصان بری و بحری ملا کر ۴۴ ہزار جانوں کا ہُوا۔ جرمن بری نقصانات اس عرصہ میں تیس لاکھ کی تعداد تک پہنچے۔ اور بحری بیس ہزار تک۔ بحری میں دو ہزار اسیر ہیں جو جنگ کے بعد رہا ہو جائینگے۔ بری نقصانات میں سے بیس لاکھ مجروح و اسیر ہوئے جو سب شفایاب اور بخیریت رہا ہو جائیں تو بھی مقتولین کی خالص تعداد دس لاکھ رہ جاتی ہے +

**جنرل بوتھا کی فتحیابی** کیپ ٹون ۶ر اپریل برطانوی افواج کو جرمن جنوب مغربی افریقہ کے مقام وارمباد پر بلا مقابلہ قبضہ کر لینے میں بہت اہم کامیابی ہوئی ہے +

**جرمن نقصانات** لنڈن ۷ر اپریل فرنچ سرکاری بیان ہے کہ جرمنی نے اپنے نقصانات کی جو فہرستیں ۱۵ر مارچ تک شائع کیں وہ مظہر ہیں کہ اسکے ۹۹۲۵۔ افسر ہلاک اور ۲۱۳۵۱ مجروح و مفقود ہوئے بزمانہ امن جرمن فوج میں کل ۵۲۸۰۵۔ افسر تھے۔ نقصانات میں ایک سو جرنیل بھی شامل ہیں +

**پنجاب میں طاعون** ہفتہ مختتمہ ۲۷۔ مارچ کے اندر پنجاب کے مختلف اضلاع میں حسب ذیل طاعونی اموات ہوئی ہیں: حصار ۱۹۳۔ رہتک ۷۲۔ گڑگانواں ۸۳۔ کرنال ۳۱۹۔ انبالہ ۱۲۷۔ کانگڑہ ۳۵۔ ہشیارپور ۱۷۷۔ جالندھر ۱۰۴۵۔ جالندھر شہر ۴۶۔ لدھیانہ ۷۳۶۔ فیروزپور ۱۳۱۔ لاہور ۴۶۵۔ لاہور شہر ۷۔ امرتسر ۱۱۸۶۔ شہر امرتسر ۸۳۔ گورداسپور ۴۹۷۔ سیالکوٹ ۹۷۴۔ گوجرانوالہ ۱۱۴۴۔ گجرات ۷۴۵۔ شاہپور ۲۳۱۔ جہلم ۸۵۔ راولپنڈی ۱۳۳۔ اٹک ۲۹۲۔ منٹگمری ۳۷۔ لائلپور ۱۸۵۔ جھنگ ۸۰۔ ملتان ۷۔ میزان ۱۰۳۶۵۔ • دیسی ریاستیں۔ ریاست پٹیالہ ۸۵۴۔ شہر پٹیالہ ۲۔ کپورتھلہ ۱۳۔ مالیرکوٹلہ ۱۱۶۔ جیند ۳۱۔ کلسیہ ۷۔ نابھہ ۱۰۷۔ میزان ۱۰۲۱۔ میزان کل ۱۱۳۸۶ +